Majallah-e-Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 31, Sr.No.78, 2010, pp 215 - 230

مجلّہ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۱، جنوری۔ مارچ ۲۰۱۰ء، شمارہ ۷۸

تالمود - تعارفی و تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر طاہرہ بشارت* / عشرت جمیل**

The Talmud is written record of an oral law and tradition of old testament in Judasim. It become the basis for many rabbinic legal court and custums of judasim. The article is a true and fair picture of the meaning, introduction, history, kinds, parts, scope and importance of Talmud. So generaly it is an idea of the varied section of the ancient and the current work of Talmud. Though Talmud serves as a vahicle by which one enters the very world of theworking of the holy spirit and by which one draws close to the Divine presence itself. But side by side Talmud contains much discussions and narratives that has little or no practical relevance even to all the precepts and guidlines of Jewish observance, and also its opendences with many issues of discussions remaining apparently unresolved. But still the Talmud continues to serve as the fountainhead and treasure store of Jewish life and learning for a spectrum of various Jewish outlooks and lifestyles.

یہود کے ہاں عہد نامہ عتیق (عبرانی) بائیبل مقدس خدائی کلام ہے اور براہِ راست خدا کی طرف سے نازل کردہ ہے لیکن اسے سمجھنے کے لیے یہودی علماء نے بعض دیگر مجموعے بھی تیار کیے جنہیں معتبر اور مستند سمجھا جاتا ہے یہ مجموعے یہودی تاریخ کے مختلف ادوار میں بتدریج آئے جن میں سے اہم ترین تالمود ہے۔

بہت سے لوگوں کے لیے عہدِ عتیق کی باتیں اور اشخاص ماضی ہیں لیکن ماضی کبھی نہیں مرتا کیونکہ ہم کلامِ مقدس کو سمجھنے کے لیے ماضی کی عظیم تحریروں کو نظر انداز نہیں کر سکتے جن میں سے تالمود حرفِ

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
☆☆ لیکچرر، گورنمنٹ کالج برائے خواتین، گلشن کالونی، فیصل آباد

امجد کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے ماضی اپنے خزانے اور فکر و علم حال کے حوالے کر جاتا ہے۔

تالمود میں بڑے بڑے کارناموں کے علاوہ بنی اسرائیل قوم اور ان کے معاشرے پر مبنی مفصل معلومات میسر ہیں جن کے استعمال سے پاسبان اور علمِ الٰہی کے طلباء کلامِ مقدس کو بہتر طور پر سمجھیں گے۔(۱)

The Talmud (Hebrew: talmud "instruction, learning", from a root lmd "teach, study") is a central text of mainstream Judaism, in the form of a record of rabbinic discussions pertaining to Jewish law, ethics, philosophy, customs and history.(2)

تالمود یہودیوں کے مقدس مذہبی ادب کا دوسرا بڑا اور اہم ترین حصہ ہے یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جو

*ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور/ **لیکچرر اسلامیات، گورنمنٹ کالج برائے خواتین، فیصل آباد

مصدر ''لمد'' سے بنا ہے جس کے معنی سکھانا، تعلیم دینا اور تعلیم پانا کے ہیں۔ یہ ایک مجموعہ ہے جسے ربیوں نے طویل سوچ بچار کے بعد تیار کیا جو یہودی قوانین منطق، فلسفہ، رسوم و رواج، تاریخ و ادوار پر مبنی ہے۔

According to the history of Talmud

The name "Talmud" means "teaching or study' and refrence to the oral law which has been taught to the children of the Israel since the time of "Moses" The name "written law" was given to "The Old Testment" and "Oral Law" refers to all the teachings of the "sages" consisting of the comments of the "Bible". It has always been the teachers study to explain and comments on the laws and ordinances until the people understood them thouroughly and knew them by heart. The descendants of Aaron, the preasthood was commissioned to teach the Bible to the people Although their are very few historical records to show us how this was a accomplished from the days of Mosas until the time of kingdom, it is apparent that the teaching ministry was unbroken during all those centuries.(3)

عظیم امور یا مہارتیں جو کہ تالمود کے نام سے جانی جاتی ہیں جس کا لفظی معنی تعلیم دینا اور تعلیم پانا ہے اور یہ دونوں امور فلسطینیوں اور بابلیوں کے انجام کردہ ہیں یہ دونوں ''مشنا'' Mishna کے

متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں''مشنا'' Mishna کا مطلب ہے''تکرار'' یعنی زبانی تعلیم جو کہ 200 AD میں پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ تالمود''مشنا'' Mishna اور''جمارہ'' Gemara پر مشتمل ہے جو کہ تیسری صدی عیسوی سے شروع ہو کر پانچویں صدی عیسوی پر ختم ہو جاتا ہے۔

The encyclopedia of religion and ethics determines Talmud in such a way, Two great works are known under the title "Talmud" a word which denotes primarily teaching and secondarily pearning, the two works are the palestinian and babylonian recension, both of which are inform commentaries on the text of Mishna "Repetition" hence oral teaching by repeated recitation was completed about A.D 200. The Talmud consists of the mishna which the Gemara. It represents the scholartic activities of the Jewish Rabbis from the begining of the 3rd to the close of the 5th century. (4)

سعود بن عبدالعزیز کے مطابق:

التلمودهو تعليم ديانه وادب اليهود وهو يتكون من جزئين: متن: وسمٰى المشناه بمعتى المعرفة والشريعة المكروه شرح: ويسمٰى جماء اومعناه الاكمال.(۵)

تلمود یہودیوں کی دینی تعلیم اور آداب پر مشتمل ہے اور اس میں دو اجزاء ہیں متن اور شرح متن (جسکو مشناء Mishna کا نام دیا جاتا ہے) جس کا مطلب ہے دہرائی جانے والی شریعت اور شرح جسکو جمارا کا نام دیا جاتا ہے اس کے معنی تکمیل کے ہیں۔

In the world book encyclopedia it is stated:

Much of the Jewish religious contained in other books besides the Torah. Their religious leaders, called Rabbies, explained and interpreted the teaching of the Torah to the people. They applied it's general laws to problems of everyday life. The Rabbies also passed new laws which they thought were necessary to preserve the spirit of the Torah. Finally these teachings and laws were written down in a group of books called "Talmud". (6)

الدکتور احمد شلبی لکھتے ہیں:

کتاب تالمود ان احکام و ہدایات کا مجموعہ ہے جو توراۃ کے احکام سے زائد ہیں اور

بقول یہود نسلاً حضرت موسیٰؑ سے حاخامات نے زبانی روایات کے ذریعہ پہنچائی۔(۷)

یہودیوں نے حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ اور ان کی اولاد کے اقوال جمع کیے اس کا نام ''مشناہ'' رکھا اور بعد میں اس کی تشریح وتوضیح میں ''جمارا'' یا ''گمارا'' نامی حصہ کا اضافہ کیا ان دونوں حصوں کے مقدس مجموعے کو تالمود کہتے ہیں۔(۸)

یہودی عقیدہ کے مطابق حضرت موسیٰؑ پر دو قسم کی وحی نازل ہوئی،(۱) وحی مکتوبی (یہ وہ وحی تھی جو حضرت موسیٰؑ کو پتھر کی تختیوں پر لکھ کر عطا ہوئی۔ (۲) وحی لسانی (یہ قوانین مکتوب کی خصوصی وضاحت کے لیے تھے)۔

بقول غلام احمد پرویز:

> تالمود بھی یہودیوں کے ہاں تورات کی سی اہمیت رکھتا ہے بلکہ تورات سے بھی زیادہ کیونکہ ان کے نزدیک یہ مجموعہ تورات کی تفسیر ہے اور وحی کا ہم پلہ۔ تالمود میں عجیب وغریب افسانے، عجائبات، بے سروپا، قصص و حکایات، جادو وطلسمات کے کرشمے، گنڈے تعویز، جھاڑ پھونک غرض کہ دنیا بھر کے اوہام جمع ہیں۔(۹)

> The Mishna is the foundation and principal part of the whole Talmud. This book was accepted by the Jews everywhere and was recognized as their authantic code of law.(10)

گویا یہودیوں کے ہاں تالمود وحی غیر مکتوب ہے جو حضرت ہارونؑ اور ان کی اولاد کے دور سے روایات کی صورت عزرا تک پہنچی۔ ۴۲۴ ق م میں عزرا اور نحمیاہ نے ان کو مدون کیا اور انہوں نے اس کی تحریر کے لیے ۱۲۰ علماء کی ایک مجلس مقرر کی تا کہ وہ ان روایات کو کتابی شکل میں پیش کریں یہ سلسلہ روایات ان سے ہوتا ہوا علماء تک اور ان سے کاتبانِ وحی تک پہنچا پھر آہستہ آہستہ عام علمائے یہود نے ان تک دسترس حاصل کی پھر ان سے احبار و ربیین تک پہنچا۔ دوسری صدی عیسوی کے آخر میں ربی یہود نے ان اقوال کو کتابی شکل دی اور اس مجموعہ کا نام مشنا Mishna رکھا جس کے معنی ''زبانی تعلیم'' کے ہیں۔ یہ علمائے یہود کے مذہبی قوانین اوران قوانین کے تحت مختلف فیصلہ جات پر مبنی ایک مجموعہ ہے یہ فیصلہ جات عہد نامہ عتیق کی روشنی میں کیے گئے ایک لحاظ سے یہ یہودیوں کے اجتہادی مسائل پر مبنی مجموعہ ہے اس سے متعلقہ مزید مسائل اور ان کا حل یا دیگر مواد جو الگ کتب میں جمع کیا گیا اس کا نام یہود نے سفتا (بمعنی ایزادی اور مدراشیم بمعنی تفسیر) ہیں۔ تالمود میں مشنا کتاب کے تفسیری مواد کا نام گیمارا (Gemara) ہے جس کے معنی تکمیل تعلیم یا فیصلہ کے ہیں جبکہ تالمود مشناء Mishna اور گیمارا کے مجموعہ کا نام ہے تالمود کے بھی دو حصے ہیں (i) فلسطینی تالمود (ii) بابلی تالمود فلسطینی تالمود مختصر اور جامع ہے اور چوتھی صدی عیسوی میں طبیر لیس کے مقام پر مکمل ہوا

جبکہ بابلی تالمود اس سے تین گنا بڑی کتاب ہے جو چھٹی صدی عیسوی میں پایۂ تکمیل تک پہنچی اس تالمود کو یہودیوں کے ہاں ''ہماری تالموڈ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ تالمود دو اہم مجموعۂ احکام وقوانین مشناء Mishna اور جمرا یا گیمارا سے مرکب ہے تالمود یہود کے علمی و دینی ذخیرے کا نام ہے اور اس کے بھی دو نسخے مشہور ہیں۔

(i) تالمود یروشلم (ii) تالمود بابل

Encyclopedia of Britannica explicates on the importance of Talmud in these words, the Talmud (Study or learning) is the literary culmination of the oral tradition, which according to the Rabbis who created the Talmud, orginated at Mt. Sinai has part of the Divine relation vouchsafed of Moses, along with the material recorded in pentateuch in its broadest sense the Talmud is a set of books consisting of the Mishna (Repeated Study) The Gemara (Completion) and certain ouscliary materials.(11)

ربیوں کا کام تورات کے احکام کی وضاحت کرنا اور تصریحی قوانین کو مرتب کرنا تھا چنانچہ ان قوانین کو مرتب کر کے انہیں مشناء Mishna کا نام دیا گیا۔ مشناء Mishna کی ترتیب کے تھوڑے عرصے بعد یہودی ربیوں کو معلوم ہو گیا کہ قوانینِ شریعت کے سلسلہ میں ان کی وضاحت ناکافی ہے چنانچہ ان قوانین کی نئی توضیحات پیش کی گئیں جنہیں ''جمرا'' یا گیمارا کے نام سے موسوم کیا گیا۔

تالمود بائبل مقدس سے متعلق انتہائی قدیم بحث وتمحیص اور مختلف ادوار کے فاضل و معتبر اساتذہ کے مفسرانہ تاثرات کا مجموعہ ہے۔ یہ قانونی، شہری، عدالتی، الٰہی اور انسانی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ یہ محض قانونی کتابوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں خیالات، قدیم واقعات، صدیوں سے یہودیوں کی قومی زندگی اوران کی تمام رسومات کو احتیاط سے اکٹھا کر کے درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی سادگی اور دلچسپی کو قائم رکھا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے معیار کو بھی قبول کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے راز و نیاز کا باعث بنی جو موسیٰؑ کی شریعت کو بڑھانا یا گھٹانا چاہتے تھے اور انہوں نے ربیوں کے اس کام میں کسی طریقے سے بھی دست اندازی نہ کی۔ یہ اپنی جس حالت میں موجود تھی اسی حالت میں ہم تک پہنچی ہے۔ یہ ایک ادبی صحرا کی مانند ہے۔ پہلی نظر میں ہر بات کا انداز اور طریقہ درہم برہم معلوم ہوتا ہے لیکن جلد ہی طالب علم اس میں ہم آہنگی اور طرح طرح کے مختلف خیالات کا مشاہدہ کرے گا۔ منطقی ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے اول اس کا موازنہ تحقیق، پختگی، ہدایت اور دوئم تصورات اور شعروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پہلا ''ہالاکا'' (قاعدہ) کہلاتا ہے

اور اس کا دائرہ کار لاویوں اور تہواری قوانین میں وسیع پیمانے پر ملتا ہے اور دوسرا الہامی کتب کے اخلاقی اور تاریخی حصوں میں جو ''ہاگادا'' (روایت) کہلاتا ہے۔ یہ ہماری موجودہ اصطلاح میں زیادہ استعمال نہیں ہوتا ہے یعنی یہ مثبت اختیار امثال، تمثیل اور کہانی کے بغیر قول کے وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے۔(۱۲)

یہ یہودی مذہب کی شریعت کی تعلیم اور اس کے آداب پر مشتمل ہے جنہیں عیسیٰؑ کے بھی ایک صدی بعد لکھا گیا۔ پہلے مختصر متن لکھا گیا پھر اس کی شرح لکھی گئی۔(۱۳)

زبانی (غیر تحریری) قانون کا عرق تالمود میں جمع کیا گیا ہے۔ تالمود ایک ضخیم کتاب ہے اور چھ جلدوں پر مشتمل ہے جن کو مشناء Mishna جبکہ اسی کے دوسرے سیٹ کو جمارا Gemara کہا جاتا ہے۔ مشناء Mishna یہودی علماء کے یہودی قوانین کے بارے میں عالمانہ خیالات و مکالمات پر مبنی ہے۔ جنہیں ادبی پیرائے میں طباعت کے لیے یہودیوں کے مذہبی پیشوا جودہ دی پرنس (Judah the prince) میں ۲۰۰ قبل مسیح میں لکھا۔ جمارا Gemara کو اگلے تین سو سالوں میں یہودی مذہبی پیشواؤں نے کئی جلدوں میں اڑھائی ملین الفاظ میں مرتب کیا۔ ان الفاظ کا تعلق مشناء Mishna پر مفصل تبصروں سے ہے۔ صورت حالات کو مزید پیچیدہ بنانے کے لیے جمارا Gemara کے دو مختلف متن موجود ہیں۔ ایک سیٹ تو ان نسخوں پر مشتمل ہے۔ جو یروشلم میں لکھے گئے۔ جبکہ دوسرا سیٹ ان نسخوں پر مشتمل ہے جو بابل کے گردونواح کی یہودی اکیڈمیوں میں تشکیل دیئے گئے۔ بعض اوقات مشناء Mishna کے دو مراکز سے وصول ہونے والے ایک ہی بیان کے مکالمات یا تدوین میں فرق ہے۔ یہ صورتحال زیادہ توجہ طلب کرتی ہے کہ تورات کا ربانی ہونا سب ہی نے تسلیم کیا ہے۔ لیکن روزمرہ کی زندگی میں تالمود کے قوانین اور مکالمات زیادہ الوہی سمجھے جاتے ہیں۔ یہ قوانین بتاتے ہیں کہ ایک یہودی کو کیسے سوچنا چاہیے، کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور مشاہدات کیسے کرنا چاہئے؟ جواباً اسی طرز عمل کے متعلق بہت سے تبصرات مشناء Mishna اور تالمود میں لکھے گئے ہیں۔ چنانچہ زبانی (غیر تحریری) روایات ایک ایسا پیاز ہیں جس کی اندرونی تہیں تبصروں پر مشتمل ہیں۔ ہر سطح پر یہودی علماء نے بیسیوں شرعی روایات کی قطع و برید اور دلائل پر مبنی تشریح کی ہے۔ جمارا Gemara کو زیادہ تر باہمی گفتگو کے انداز میں پڑھا جاتا ہے۔ اکثر اوقات اس کی صورت تکلفات سے مبرا (غیر رسمی) ہوتی ہے بعض اوقات لطائف اور کہانیوں سے ان کی وضاحت کی گئی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات تمام تر روایات کو دیگر قدیم روایات کے روبرو بلکہ دوبدو کر دیا جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے الفاظ میں ایسا نقشہ ماضی کے مستند اور مختلف علماء یہود کی آراء کے مابین کھینچا جاتا ہے کہ روایات کے تصادم کا سلسلہ چلتا ہی رہے۔ تالمود یہودی کردار کی عکاسی کرتی ہے۔ (۱۴)

بقول عبدالقدوس ہاشمی:

ان روایات کی تدوین کتابی صورت میں عزرا کا ہن کے ہاتھوں اس وقت عمل میں آئی جب ۵۳۸ ق م میں ایرانی بادشاہ کورش نے بابل کو فتح کیا اور یہودیوں کو پھر سے فلسطین میں آنے کی اجازت دی۔ اس وقت یہودی احبار یعنی علمائے دین نے یہودیوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے لیے تفصیلی احکامات کو لکھ کر ایک کتاب کی شکل میں تالیف کر دیا اس میں یہودیوں کے معاشی احکام بھی ہیں، صلح و جنگ کے ضوابط بھی، عائلی و قومی زندگی کے لیے قواعد و قوانین بھی اور عبادات کے لیے ہدایات بھی خصوصاً تہواروں اور قربانیوں کے لیے اس میں بڑی تفصیلات ہیں۔ عذرا کاہن کی وفات کے بعد اس کام کی ایک دینی مجلس احبار(یہودی علمائے دین) نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور ان کی تعداد مختلف روایات میں بڑھتے بڑھتے ایک سو بیس احبار تک پہنچ گئی یہودی تاریخ میں انکو احبار تنائیم کہا جاتا ہے۔(۱۵)

حضرت مسیح کے ایک سو پچاس سال بعد حاخامات میں ایک حاخام جس کو''یوضاس'' کا نام دیا جاتا ہے اس نے اس زبانی روایات کے تلف ہونے کے خوف سے ان روایات کو جمع کیا اور اس کو مشناء کا نام دیا لہذا یہ تورات کے مقابلے میں مکمل تھی اور اس کی شریعت کی تفسیر اور تکمیل تھی اس پر جو مزید اضافہ ان کو''ربی یہودا'' نے ۶۱۶ء میں تدوین کیا اور اب یہ''یوضاس سے یہودا'' تک کے اضافوں پر مشتمل مشناء ہے۔(۱۶)

چھٹی صدی عیسوی میں مشناء Mishna جو کہ تالمود کا اصلی حصہ ہے اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا اور پھر اس کے حواشی اور شروح پر زور دیا گیا۔ مشہور شروع درجہ ذیل ہیں۔

(۱) سعد الغیومی نے متفرق الگ الگ حصوں میں تالمود کی شرح عربی میں لکھی۔

(۲) دوسری مشہور شرح غازی صلاح الدین ایوبی کے یہودی طبیب موسیٰ بن صیمون نے چھٹی صدی ہجری میں لکھی یہ چودہ حصوں میں ہے اور اسکا نام اس نے''الید العقویۃ'' رکھا ہے۔

(۳) دسویں صدی ہجری میں مشہور و معروف یہودی عالم''موسیٰ افرائیم'' نے مختلف مسائل پر الگ الگ متعدد کتابیں لکھیں۔ لہذا ساری شرحوں کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے اس کو جمارہ (تکملہ) کہا جانے لگا۔(۱۷)

سٹیفن بشیر لکھتا ہے:

تالمود کو دو حصوں یعنی مشناء Mishna اور جمرا Gemara میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ ربیوں اور مذہبی درسگاہوں کے سرداروں کا مسلسل کام ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں

مطالعہ کے لیے وقف کر دیں۔ تالمود کی تالیف و تدوین تین سو گیارہ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس وقت یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں تورات کے الٰہی اصول، ان کی تفاسیر، بائبل مقدس کے واقعات کی تفصیل، فلسفیانہ مضامین، کہانیاں، رسم و روایات اور تمثیلیں ان لوگوں کی مذہبی زندگی کے واقعات جنہوں نے اسے تیار کیا، شامل ہیں۔ یہ تورات کے برعکس زبانی شریعت کہلاتی تھی۔ یہ لکھی ہوئی شریعت تمام حالات میں ناقابلِ تبدیل رہی۔ قوانین اور رسومات کی سرپرستی مذہبی درسگاہوں کے سرداروں کے سپرد تھی۔ جنہیں ''عالمِ شرع''، ''ربی''، ''مذہبی مجلس کے آدمی'' اور ''عدالت کے منتظم اعلیٰ'' کہا جاتا تھا۔ وہ لوگوں کی راہنمائی کرتے، عبادتخانوں میں تبلیغ کرتے اور سکولوں میں تعلیم دیتے تھے۔ ان کے فرائض کی ادائیگی میں کسی کو مداخلت کرنے کی اجازت نہ تھی۔ فلسطین پر مختلف شاہی خاندانوں نے حکومت کی جنہوں نے اساتذہ کو شہید کیا۔ درسگاہوں کو تباہ و برباد کیا اور شریعت کا مطالعہ کرنا حکومت کے خلاف جُرم قرار دیا گیا لیکن وہ اپنی مذہبی رسومات کی ادائیگی کرنے میں ثابت قدم رہے۔ اساتذہ اپنی وفات سے پہلے اپنے جانشین مقرر کرتے تھے اور اگر ایک درس گاہ تباہ ہوتی تو کسی دوسرے علاقے میں تین نئی درسگاہیں وجود میں آتیں۔(۱۸)

جمارا Gemara ایک کی بجائے دو مرتبہ مرتب ہوئے ایک فلسطینی اور دوسری بابلی اس لحاظ سے تالمود کی دو اقسام ہو گئیں۔

There are two Talmuds. The Babylonian Talmud and The Palestinian Talmud. The Palestinian Talmud however, Smaller in scope has exerted little influence on Jewish life as a whole. The Babylonian Talmud on the other hand has been a constant and basis forces in word Jewry down to this every day.(19)

مضمون کے لحاظ سے تالمود کی دو اقسام ہیں (i) ہالاکا Halakah (ii) ہاگادا Haggadah

(i) ہالاکا (Halakah) یعنی خاص احکام و شرائع ۶۱۳، امرونواہی اور پھر ان کی جزئی تفصیلات، حلال وحرام کی موشگافیاں اور صغائر و کبائر کی باریکیاں، گویا اسے تورات کے مقابلے میں ایک زیادہ مفصل اور مستقل شریعت کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

(ii) ہاگادہ (Haggadah) اس میں تاریخی روایات، آثار وقصص اور کرامات و معجزات کا بیان ہے۔ تالمود کی ابتداء اور اصل کے بارے میں یہودی ربیوں کا یہ قول ہے کہ موسیٰ ہی اس کے

پہلے مصنف ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ کوہِ سینا پر موسیٰ کو جو قانون مکتوب الواح کی صورت میں ملا جس کو تورات ماشبکتاب کہا گیا۔ اس کے علاوہ ان کو قانونِ مکتوب کی تشریح اور تفسیر کے لیے زبانی ہدایات بھی حق تعالیٰ کی طرف سے ملیں جن کا نام تورات شبیل پہیہ رکھا گیا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ موسیٰ کے کوہِ طور پر طویل قیام کی اصل وجہ یہی زبانی قانون کا دیا جانا تھا۔ کیونکہ جو الواح مکتوب تھیں وہ تو ایک ہی روز میں مل سکتی تھیں بیان کیا جاتا ہے کہ موسیٰ نے زبانی قانون کو شوا کے حوالے کر دیا تھا جس نے اس قانون کو ستر بڑے آدمیوں کے حوالے کیا جن کی وساطت سے یہ قانون مرسلین تک پہنچا۔ یہاں سے یہود کی دینی مجلس میں پہنچا یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ قانونِ موسوی یہودی معبد میں جستہ جستہ ربیوں تک پہنچا حتی کہ وقت کا وہ مقام آ پہنچا کہ اس قانون کو زبانی طور پر یعنی فقط یادداشت میں محفوظ رکھنا ممکن نہ رہا۔(۲۰)

تورات کی دوسری کتاب سفرِ خُروج چوبیس باب میں یوں لکھا ہے:

> رب تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا میرے پاس آؤ پہاڑ پر اور وہاں قیام کرو میں تمہیں پتھر کی الواح دوں گا اور ایک قانون اور احکامات جو میں نے لکھ رکھے ہیں تا کہ یہ (سب کچھ) اپنی قوم کو پڑھاؤ۔(۲۱)

یہودیوں کا کہنا ہے کہ اس عبارت میں ''پتھر کی الواح'' سے مراد دینی احکام ہیں اور ایک قانون سے مراد ''پنتاش'' ہے اوراحکام سے مراد مشناء Mishna ہے تا کہ تم پڑھاؤ سے مراد ''گیمارا'' Gemmara ہے۔

روائتی طور پر اہل یہود ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے کوہ سینا پر بزرگ موسٰی کو لکھی ہوئی شریعت دی۔ تحریری احکام کے ساتھ ساتھ خدا نے موسیٰ کو غیر تحریری احکام بھی دیئے۔ یہ غیر تحریری شریعت سینہ بہ سینہ اور پشت در پشت منتقل ہوتی رہی۔ بعض یہودی علماء کا موقف یہ ہے کہ غیر تحریری شریعت اور احکام موسیٰ کے زمانہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ یہ عزرا فقیہہ اور کاہن کے زمانہ کے بعد عمل میں آنیوالا زبانی مجموعہ ہے۔ عزرا کے بعد عبادت خانوں میں شرع کے عالم عہد عتیق سے متعلق فہم وفراست کے خزانے سمجھے جاتے تھے۔ وہ اپنے اذہان میں جہاں تک ممکن تھا، کلام سے متعلق تفاسیر اور آراء کو محفوظ رکھتے تھے۔ لیکن پھر محسوس کیا گیا کہ بہترین سے بہترین انسانی ذہن بھی دستیاب زبانی مواد یاد نہیں رکھ سکتا۔ لہذا یہودی عالموں نے ضروری سمجھا کہ گزری پشتوں کے علم، فہم و فراست اور کلام پاک سے متعلق ان کے تمام نظریات کو یکجا کیا جائے تا کہ آنے والی پشتیں ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرسکیں۔(۲۲)

Jacobs Louis comments and unfolds the details of Talmud in

these words: In a given sugya, scriptural, Tannaic and Amoraic statements are cited to support the various opinions. In so doing, the Gemara will highlight semantic disagreements between Tannaim and Amoraim (often ascribing a view to an earlier authority as to how he may have answered a question), and compare the Mishnaic views with passages from the Baraita. Rarely are debates formally closed; in some instances, the final word determines the practical law, but in many instances the issue is left unresolove. Their is a whole literature on the procedural principles to be used in settlign the practical law when disagreements exist.(23)

مشنہ: مشنہ عبرانی لفظ ہے جس کے معانی ''اعادہ'' ''دہرائی'' یا ہدایت و تعلیم کے ہیں ''مشنہ'' ابتدائی ربیوں کا قانونی/شرعی ضابطہ ہے جس کی تدوین کا سہرا دوسری صدی عیسوی کے یہوداہ ہانسی کے سر ہے مشنہ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔''زریم''(Zeraim) بیج یا تخم اس کا واسطہ زراعت سے ہے۔

۲۔''موعد'' (Moed) (مقررہ عیدیں) اس حصہ میں سبت اور عیدوں سے متعلق قوانین ہیں۔

۳۔''نشیم'' (Nashim) (عورتیں) اس میں شادی، طلاق اور منت ماننے کے قوانین ہیں۔

۴۔''نزیکین''(Nezikin) (نقصانات) اس میں دیوانی اور فوجداری نوعیت کے جرائم سے متعلق قوانین شامل ہیں۔

۵۔''قداشیم'' (Kodashim) (پاک چیزیں) اس حصہ میں جانوروں کو شرع کے مطابق ذبح کرنے، جانوروں کی قربانی چڑھانے اور چیزوں کی تقدیس کرنے سے متعلق قوانین پائے جاتے ہیں۔

۶۔''طہورت'' (Tohorot) (پاکیزگیاں) آخری حصہ میں شرعی طہارت سے متعلق ضوابط موجود ہیں۔ ایک لحاظ سے پرانا عہد نامہ کی تفسیر کرنے کا عمل اور طریقہ تھا۔ پرانے عہد نامہ کے بعد یہودیوں کے نزدیک سب سے مستند اور معتبر سند مشنہ ہی ہے۔(۲۴)

بنیادی طور پر ''گیمارا'' بھی عبرانی لفظ ہے جس کے معانی ''علم، عرفان، سیکھنا'' وغیرہ کے ہیں۔ ''گیمارا'' بنیادی طور پر ''مشنہ'' کی تفسیر ہے۔ اسی لئے بعض عالم ''گیمارا'' کے لفظی معانی ''تکمیل'' یا ''اتمام'' بیان کرتے ہیں۔ اس میں ''مشنہ'' کے زیادہ تر حصوں کی توسیع موجود ہے۔ اس میں یہودی تاریخ اور اس زمانہ کے رسم و رواج سے متعلق معلومات بھی دستیاب ہیں۔ ''گیمارا'' بابل

اور فلسطین میں الگ الگ یہودی علماء اور ربیوں نے ترتیب دیا۔ یہ کام تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں جبکہ بعض علماء کے مطابق تیسری اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیانی حصہ میں وجود میں آیا۔(۲۵)

ملاکی کے بعد اسرائیل میں کوئی مستند نبی برپا نہ ہوا۔ چار صدیوں کے بعد یوحنا اصطباغی نے اس سکوت کو توڑ۔ ملاکی کے بعد کے زمانہ میں ایک طرف تو مستند نبوت کا فقدان تھا اور دوسری طرف اہل یہود کی زندگی میں بیرونی دنیا کے ساتھ سیاسی، معاشی اور سماجی تعلقات کے سلسلہ میں نئی نئی سمتیں ابھر کر سامنے آرہی تھیں۔ بنی اسرائیل کی زندگی میں ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس شریعت کی خوشنودی اور بجا آوری کے لیے جو شریعت (پیدائش سے استثنا) کی پانچ کتب اسفار خمسہ میں موجود ہے، مزید تشریح اور توضیح درکار ہے۔ خاص طور پر یہ ضرورت ان لوگوں نے محسوس کی جو بابل کی اسیری سے واپس آ کر یروشلیم میں آباد ہوئے تھے۔

ابتدائی طور پر یہ احکام (غیر تحریری) آزاد تشریح کے ذریعے سکھائے جاتے تھے۔ جو بائبل مقدس کے کسی متن یا عبارت پر مبنی ہوتی تھی۔ احکام سکھانے کے اس طریقہ کو اصطلاحی طور پر ''مدارش'' (Midrash) کہتے تھے۔ لفظ ''مدراش ہالاکاہ (Midrash Halakah) کہا جاتا تھا۔ عبرانی لفظ ''ہالاکاہ''(Halakah) کے معانی ہیں ''وہ جس کے مطابق انسان چلے'' چلنا وغیرہ۔ اگر پرانا عہد نامہ کا کوئی ایسا متن یا عبارت زیرِ غور ہو جس کا واسطہ روحانی زندگی سے ہو اور قانونی تشریح سے نہ ہو، اسے ''مدراش ہاگادہ'' (Midrash Haggadah) کہتے تھے۔ عبرانی لفظ ''ہاگادہ''(Haggadah) کے معانی ''بیان'' ''کہانی'' وغیرہ کے ہیں۔ یہ ایسے متون پاک کی تشریح و تفسیر ہوتی تھی جن کے بارے میں پہلے سے کوئی واضح بات دستیاب نہ ہو۔ ''مدراش'' کا عمل نحمیاہ ۸: ۷-۸ میں پایا جاتا ہے جہاں کلام پاک کی تلاوت ہو رہی تھی اور بعض ذمہ دار لوگ کلام کی باتیں لوگوں کو سمجھاتے جا رہے تھے۔عزرا کے بعد جو دینی اساتذہ لوگوں کو تعلیم دینے کا فریضہ سرانجام دیتے تھے انہیں دوسری صدی ق م تک ''سوفریم'' یعنی ''کتاب کے لوگ'' (سفر عبرانی میں کتاب کو کہتے ہیں) یا ''فقیہہ'' کہا جاتا تھا۔ ''سوفریم'' کے بعد جن لوگوں نے کلام کی تدریسی خدمات سرانجام دی انہیں ''حسدیم'' (پاک لوگ) کہا جاتا تھا ''حسدیم'' کے بعد جن لوگوں نے یہ خدمت سنبھالی انہیں ۱۲۸ ق م کے لگ بھگ ''فریسی'' (الگ کئے ہوئے) کہا جاتا تھا۔ ''سوفریم''، ''حسدیم'' اور ''فریسیوں'' غرض کہ ہر گروہ نے ''مدراش''(Midrash) کی تشکیل میں کوئی نہ کوئی حصہ ڈالا یہ غیر تحریری اور زبانی احکامات بڑھتے چلے گئے اور ایک پشت سے دوسری پشت تک سینہ بسینہ منتقل ہوتے گئے۔تیسری اور پہلی صدی ق م کے درمیان تعلیم دینے والے ایسے اساتذہ کی پانچ ''جوڑیاں'' برپا ہوئیں جنہیں ''زوگت'' کہا جاتا تھا۔ اس اصطلاح کے معانی ''جوڑا'' یا ''جوڑی''

کے ہیں۔ علما کے یہ پانچ جوڑے یوس بن جوزر اور یوس بن یوحنان، یشوع بن پراحیاہ اور اربیلا کا رہنے والا نتی، یہوداہ بن تبی اور شمون بن شتیاہ، سمعیاہ اور اوتالون، ہلل اور شمائی، مسیحی حلقوں میں زیادہ تر ہلل اور شمائی ہی پہنچانے جاتے ہیں۔ ''زوگت'' کا اپنا انداز یہ تھا کہ وہ غیر تحریری شریعت یا احکام کو پاک کلام (تحریری) کی تائید کے بغیر بھی سکھاتے چلے جاتے تھے۔ اس بات سے تنگ آکر بعد کی پشتوں نے تعلیم دینے کا ایک نیا انداز رائج کیا جسے ''مشنہ''(Mishna) (اعادہ، دہرائی) کہا جاتا تھا اور تعلیم دینے والوں کو ''تنیم'' کہا جاتا تھا جن کا مطلب ہے ''زبانی ترسیل یا منتقل کرنے والے''۔ آنے والی پشتوں میں مدراش اور مشنہ شانہ بشانہ ساتھ ساتھ تھے۔ ربی اکیبا جس نے ۱۳۵ء میں روم کے ہاتھوں ایذائیں برداشت کرتے کرتے وفات پائی ''مشنہ'' (Mishna) کے اسباق اور تعلیمات کو کسی حد تک یکجا کر کے ترتیب دے لیا تھا۔ اس کی موت کے بعد اس کے شاگرد ربی میئر (۱۱۰-۱۷۵ء) نے کام جاری رکھا اور ربی یہوداہ ہانسی (۱۳۵ء-۲۱۷ء) نے بھی یہ کام جاری رکھا۔ یہوداہ ہانسی کے بعد جن علماء نے ۲۰۰ء-۵۰۰ء کے درمیان کام جاری رکھا انہیں ''اموریم'' (Amoraim) (بولنے والے، کلام کرنے والے وغیرہ کہا جاتا تھا۔ اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ غیر تحریری شریعت یا احکام ''مشنہ'' (Mishna) اور ''گیمارا'' (Gemara) کی مرحلہ وار ترقی میں سے گزرے ہیں۔ ''مشنہ'' (Mishna) اور ''گیمارا'' (Gemara) کے امتزاج کو ''تالمود'' (Talmud) کہا جاتا ہے۔ اس طرح عہد عتیق کے بعد تالمود اہل یہود کے نزدیک سب سے زیادہ مستند اور معتبر یہودی ادب ہے۔(۲۶)

تالمود اہل یہود کے مذہبی ادب کی بنیاد ہے جس کے بغیر یہود اور یہودیت دونوں نامکمل سمجھے جاتے ہیں۔

In view of Leo Auerbach, the Talmud is a record of about a thousand years of accumulated Jewish learning and wisdom in all fields of endeavor law, religion, ethics, history, science and folk lore. This lore is called oral law in contra_distinction to the Bible, which is written law.(27)

تالمود عہدِ جدید کے پس منظر کو سمجھنے اور جاننے کے لیے اور عہد جدید کی تفسیر و تشریح کے لیے از بس ضروری ہے تالمود تعلیمات کے حصول کے بغیر یہودی قوانین و دساتیر تک رسائی ممکن نہیں یہود کے نزدیک تالمود عہد رفتہ کی تمام ضروریات و احتیاجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔

David Rosen's writes in his article "The Role of Talmud Yesterday and Today"

As Talmud importance concerned, it regulate the gamut of

the aspects of individual and communal life. It continued not only to crystallize understanding of the tradition, but also to expand the educational culture of debate and discussion. As a result, in every generation additional commentaries and novellae are added to the extensive corpus of Talmud study. Accordingly the Talmud is studied together with the vast array of works of rabbinic commentaries. The intellectual stimulation combined with the sense of spiritual satisfaction and purpose, ensured that the study of the Talmud and commentaries served to provide the Jewish community down the ages with an inner world of joy and fulfillment in the face of all outside adversity and tribulation.(28)

الدکتور احمد شلبی لکھتے ہیں:

یہودی تالمود کو تورات سے اوپر مقام دیتے ہیں۔ان کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ پر تورات مدون صورت میں طور سینا پر نازل کی لیکن تالمود زبانی روایات کے ذریعے سے اللہ نے بھیجی اور جو شخص تورات ہی کو پڑھے گا اور تالمود کو چھوڑ دے گا۔تو اس پر یہوداہ کا غضب نازل ہو گا، تالمود علماء کے اقوال کے مطابق تورات سے افضل ہے ان کے نزدیک تورات کی حیثیت روٹی کی سی ہے اور انسان صرف روٹی پر گزارہ نہیں کر سکتا اور تلمود ''اُوم'' ہے اگر تالمود حاخامات کے ان اقوال کی مخالفت کرے گا تو وہ شدید سزا کا مستحق ہو گا۔ کیونکہ شریعتِ موسوی کی مخالفت کی خطا تو معاف ہو سکتی ہے مگر جو تالمود کی مخالفت کرے گا اس کی سزا قتل ہے۔(۲۹)

The Talmud unmasked highlight the importance of Talmud in the following words:

An important point to note is that this work has alwasy been regarded by the Jews as holy. They have always held it, and still hold it, as more important than the sacred scriptures.(30)

Parnities I.B also states:

There is nothing superior to the Holy Talmud.(31)

تالمود ایک ایسی کتاب ہے جو علم کی بے کراں انسانی تاریخ سے بھرپور مشاہدے کے لیے ایک ایسا دریچہ وا کرتی ہے جس سے قاری ہزاروں برسوں پر محیط دانش، فکر، شاعری، ادب، فلسفے اور مذہب پر مبنی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے مواد کے پیشِ نظر کلام مقدس کی معلومات افزا

روحانی تاریخ میں ایک گرانقدر اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ حیرت انگیز اورطرح طرح کے اوصافِ حمیدہ سے موصوف ہے اور گزشتہ سالہا سال کی محنت شاقہ کا ثمر ہے۔

خلاصۂ بحث

تالمود یہودیوں کا وہ مذہبی لٹریچر ہے جو ان کے نزدیک تورات سے بھی بڑھ کر مقام و حیثیت و اہمیت کا حامل ہے اگر چہ یہ ان کے علماء کی ایک جماعت نے مدون و مرتب کیا لیکن یہ انہی احکامات و پیغامات پر مبنی ہے۔ جو ربِ کائنات کی طرف سے عطا کردہ ہیں ان کے نزدیک خداوندی فیصلہ اندھا دھند نہیں تھا بلکہ جان بوجھ کر اس قوم کو ہدایت و راہنمائی کے لیے چُن لیا گیا تھا۔ دنیا کی قیادت و سیادت صرف انہی کا حق ہے لہذا احکامات اور ان کے مسائل کے حل کے لیے فتویٰ جات اور فیصلہ جات کا حق بھی صرف اور صرف انہی کو ہونا چاہیے لہذا اپنے اسی حق کو استعمال کرتے ہوئے انہوں نے خدا کی طرف سے عطا کردہ غیر تحریری قوانین اور زبانی روایات کو جمع کر کے قوانین اور اصول وضوابط کا مجموعہ تالمود کی صورت پیش کیا جس پر عمل ہر یہودی پر لازم ہے اور اس کے بغیر وہ اپنا یہودی ہونے کا حق کھو دیتا ہے۔ تالمود دنیا بھر میں مقبول عام ہو رہی ہے خصوصاً اسرائیل کی موجودہ ریاست میں یہ نہایت اعلیٰ مقام رکھتی ہے اسے یہودی مدرسوں میں نصاب کا درجہ حاصل ہے زندگی کے تقریباً تمام امور جیسے قوانین، انصاف، رفاہِ عامہ، خیرات اور سماجی کام، زراعت اور یہودی تہواروں سے متعلق اس سے مکمل اور بھرپور راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ عیسائیوں کی نسبت یہودی زیادہ تر تالمود پر انحصار کرتے ہیں۔ یہودی قوم اپنی اور اپنے مذہب کی بقاء کے لیے تالمود کو بنیاد مانتے ہیں۔ خاص طور پر ان کے ہاں تمام اصول وضوابط اور قوانین و دساتیر بڑی حد تک تالمود کے مرہونِ منت ہیں یہودی اپنے ایذاؤں کے دور اور تکالیف کے زمانہ میں تالمود سے اسباق حاصل کرتے ہیں اگر چہ ایک دور ایسا آیا کہ تالمود کو ختم کرنے کے لیے بعض غیر یہودی قوتوں نے سر اٹھایا۔ دنیا کے بعض مقامات پر اس کے متون اور جلدیں جلائی گئیں۔ خاص طور پر بابلی تالمود کو مسیحیت کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ لہذا اس پر حملے زیادہ ہوئے لیکن بعد ازاں تالمود کے متعدد تراجم اور وضاحت وتشریحات نے بہت سی غلط فہمیاں دور کر دیں ہیں۔ تین چار صدیوں تک یہودی علماء میں جو مذہبی اور قانونی مسائل پر مباحث ہوئے تالمود ان کا خلاصہ ہے اس میں روایات، افسانے، اخلاقی قوانین، عبادات اور دیگر مسائل ہیں یہیں سے یہودیوں میں علم وفن اور درس و تدریس کا شوق پیدا ہوا ان کا مذہبی ادب مختلف ادوار میں مختلف زبانوں میں مدون ہوتا رہا ابتداء میں یہ کتب عبرانی زبان میں تھیں اس کے بعد آرامی زبان میں لکھی گئیں یونانیوں کے دورِ اقتدار میں ان کو یونانی زبان کا رنگ دیا گیا اوراب یہ انگریزی کے علاوہ دیگر جدید زبانوں میں بھی دستیاب ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ تالمود The Talmud، سٹیفن بشیر (مترجم)، مکتبہ عناویم پاکستان، مئی ۲۰۰۶ء، ص:۱۴

۲۔ "The Talmud" Encyclopædia Britannica Online. Encyclopædia Britannica. 2010. Retrieved August 4, 2010.

۳۔ Rodkinson, Michael, L, The history of the Talmud, P:1, The Talmud Society, Boston, 1918

۴۔ The Encyclopedia of Religion and Ethics, Edinburgh, george street, 1934, New York, 7/185

۵۔ سعود بن عبدالعزیز، دراسات فی الادیان الیھود والنصرانیۃ، مکتبہ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ، ۱۴۱۴ھ، ص:۸۷

۶۔ TheWorld Book Encyclopedia, 9/4067, Field, Enterprises educated, Corporation, 1957

۷۔ احمد شلبی، مقارنۃ الادیان، ص:۲۴۳، مکتبۃ النھفیۃ المعدیۃ، القاہرہ، ۱۹۴۴ء

۸۔ مدثر حسن سیان، تالمود کا تعارف، دعوۃ دہلی، ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۷ء

۹۔ غلام احمد پرویز، مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، ص:۲۳، طلوع اسلام ٹرسٹ لاہور، ۱۹۹۴ء

۱۰۔ Paranitis. I.B. The Talmud unmasked .P:II, imperial academy of science, 1892

۱۱۔ Encyclopedia Britannica, 5/623

۱۲۔ تالمود، The Talmud، سٹیفن بشیر (مترجم)، ص: ۱۵

۱۳۔ الدکتور سعود بن عزیز الخلف، الیھودیہ، ص:۲۷۳، مکتبہ العلوم والحکمۃ السعودیہ، س۔ن

۱۴۔ رابرٹ ونسٹن، سٹوری آف گاڈ، محمد یحییٰ خان (مترجم)، ص: ۱۹۴، ۱۹۵، نگارشات پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۸ء

۱۵۔ عبدالقدوس ہاشمی، مقالاتِ ہاشمی، ص: ۱۸۰، ۱۸۱، دارالتذکیر، لاہور، ۱۹۹۳ء

۱۶۔ احمد شلبی، مقارنۃ الادیان، ص: ۲۴۳، مکتبۃ النھنیۃ المعدیۃ، القاہرہ، ۱۹۶۶ء

۱۷۔ مقالات ہاشمی، ص: ۱۸۱-۱۸۳ ۱۸۔ تالمود The Talmud، سٹیفن، بشیر (مترجم)، ص: ۱۵

۱۹۔ Le. Auerback, The Bibiylonian Talmud in Science P:17, Philoshophical Libetrary, New York, 1944

۲۰۔ قاضی محمد سعید، رموز تالمود (بابت مسیح و مسیحیت) بی۔اے، ص:۵، اسلامی مشن لاہور، مئی ۱۹۸۳ء

۲۱۔ کتاب خروج ۱۲:۲۴ ۲۲۔ تالمود، ص:۱۰

۲۳۔ Jacobs, Louis, Structure and form in the Babylonian Talmud, Cambridge University Press, 1991, p.2

۲۴۔ تالمود، ص:۱۰ ۲۵۔ تالمود، ص:۱۰ ۲۶۔ تالمود، ص:۱۱-۱۳
۲۷۔ Leo Auerbach, The Bibilyanian. Talmud in Selection, P:7
۲۸۔ rabbidavidrosen.net/Articles/Judaism/
۲۹۔ احمد شلبی، مقارنۃ الادیان، ص:۲۴۴، ۲۴۵
۳۰۔ Paranities I. B. The Talmud unmasked, P:12, 13, The Imperial academy of Science, 1892
۳۱۔ Ibid, P:20?